© rasailojaraid.com

اس کا دائرہ مسلسل محدود سے محدود تر ہوتا جاتا ہے' اور خود ایک فرد بھی اس تقسیم کا شکار ہوکر [split personality منقسم شخصیت] کی طرح دولخت ہوجاتا ہے''۔

اس سے قبل اجتماع کے بعض شرکا عصری نشست میں بھی مولانا سے مل چکے تھے۔ اس موقع پر مولانا نے فرمایا تھا: ''آپ حکومت سے تو نظام تعلیم میں بہتری لانے اور نصابات کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے کا مطالبہ بھی جاری رکھیں' لیکن اپنے طور پر بھی یہ کام مستقلاً کرتے رہیں' تاکہ جب اس کے نفاذ کا موقع آئے تو آپ تہی دست نہ ہوں''۔

نظام امتحان کی خرابیوں کے حوالے سے فرمایا: ''ایک بار ایک تعلیمی ادارے نے ایک امتحانی پرچہ مجھ سے بھی مرتب کرایا تھا۔ میں نے جو پرچہ بنایا تھا اس کے ساتھ یہ ہدایت بھی کردی کہ طلبہ دورانِ امتحان کتب خانے سے جو کتاب چاہیں طلب کر کے اس کی مدد سے جواب لکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ پرچہ ایسا تھا کہ نقل کے ذریعے حل نہیں کیا جاسکتا تھا''۔

تنظیم اساتذہ کے مندوبین کو یہ مژدہ ملا کہ مولانا ان سے خطاب کریں گے تو لوگ جوق در جوق جامعہ پنجاب کے نئے کیمپس سے مولانا کے مکان پر اچھرہ پہنچے۔ مولانا نے اپنے خطاب میں پہلے اس بات پر معذرت چاہی کہ خرابی صحت کی بنا پر وہ اجتماع گاہ نہیں پہنچ سکے اور مندوبین کو اچھرہ آنے کی زحمت اٹھانی پڑی۔ اس کے بعد استاد کے منصب اور بطور خاص ایک تحریکی استاد کی ذمہ داریوں کے حوالے سے گفتگو فرمائی اور اپنی ۱۵'۲۰ منٹ کی گفتگو کا اختتام اس اہم نکتے پر کیا' کہ ایک نصاب وہ ہوتا ہے جو نصابی کتب میں لکھا ہوتا ہے' اور ایک وہ ہوتا ہے جو ایک استاد کے ذہن میں ہوتا ہے۔ اصل اہمیّت اس نصاب کی ہے جو استاد کے ذہن میں ہوتا ہے۔ مقصد سے لگن رکھنے والا استاد گیتا سے قرآن پڑھا سکتا ہے۔

اساتذہ ساکت وصامت مولانا کے ایک ایک لفظ کو انتہائی عقیدت سے دل میں اتار اور جز وفکر بنا رہے تھے۔ آخر میں مولانا نے فرمایا: حضرات! اب میری توانائی جواب دے رہی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے اور آپ کی سعی کو مشکور فرمائے۔ پھر مسنون دعا پر اپنی زندگی کے اس آخری عمومی خطاب کو ختم فرمایا [دسمبر ۱۹۷۸ء]۔ مجمع کے ہر فرد کا روشن چہرہ اس فخر کا غماز تھا کہ اسے اپنے محبوب رہنما اور عالم اسلام کے منفرد بطلِ جلیل کا مخاطب ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دعوت تنظیم اور تعمیر سیرت کے لیے

منشورات کے دعوتی سیٹ

سید مودودیؒ کی

احیائے اسلام سیٹ

12 مختصر کتابیں — قیمت : 80 روپے

- کلمہ طیبہ کا پیغام
- درود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر
- اسلام کیا ہے!
- اسلام دورِ جدید کا مذہب
- دین اور خواتین
- سوچنے کی بات
- طاقت کا سرچشمہ
- حکومت بُرائی یا بھلائی کا سرچشمہ
- راہ خدا میں جہاد
- ہم جس طرف بلاتے ہیں
- دعوتِ دین کی ذمہ داری
- کرنے کا کام

تعمیر سیرت سیٹ

18 مختصر کتابیں — قیمت : 75 روپے

- اپنی تربیت کیسے کریں؟
- قرب الٰہی
- اللہ کا ذکر
- قیام اللیل
- شب بیداری
- قرآن کا پیغام
- آخری وصیت
- تقویٰ کی زندگی، کامیابی کی زندگی
- رب کے در پر
- قرآن کا اجتماعی مطالعہ
- نالۂ نیم شب
- عہد وفا اور وفائے عہد
- تربیت کی پہلی منزل
- زندگی کی ترجیحات
- فجر کے خزانے
- چالیس احادیث
- جہاد کی پکار
- محاسبۂ نفس

دعوت تنظیم سیٹ

15 مختصر کتابیں — قیمت : 75 روپے

- دعوت کے نشان راہ
- سیرتؐ کے البم سے
- انقلاب کا راستہ
- ہم کیسا پاکستان بنائیں گے؟
- موثر تنظیم
- ٹیم ورک
- سستی اور کاہلی
- آج کا داعی کل کا قائد
- کارکنوں کے اوصاف
- ہدایات
- قرآن حکیم: مقصد، پیغام اور تقاضے
- خدمتِ انسان بندگی رب
- سوچنے کی بات
- اسلوب دعوت
- اخلاق حسنہ

دعوتی وال چارٹ، تہنیتی کارڈ، دعاؤں کے اسٹیکر، بچوں کے لیے کہانیاں
اور 240 سے زائد کتابوں کی تفصیلات کے لیے ہماری فہرست منگوائیں

کتب بذریعہ VP طلب کریں یا ڈرافٹ بنام منشورات ارسال کریں

منشورات

لاہور - منصورہ ملتان روڈ فون: 5434909 - 5425356 - 042 فیکس: 5432194 - 042

کراچی - ڈیسنٹ بک پوائنٹ A-57، بلاک 5، گلشن اقبال۔ فون: 021-4967661 فیکس: 021-4911218

ای-میل: manshurat@hotmail.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چند یادیں

چودھری محمد اسلم سلیمی ○

مولانا مودودیؒ بیسویں صدی کی ایک نابغۂ روزگار شخصیت تھے۔ انھوں نے اسلام کے مکمل نظامِ حیات کو مضبوط عقلی دلائل کے ساتھ جدید دور کی زبان میں اس طرح پیش کیا ہے کہ ان کی تقریر اور تحریر سے پوری انسانی زندگی کے بارے میں اسلام کے نقطۂ نظر کا جامع علم حاصل ہو جاتا ہے۔ انھوں نے پوری یکسوئی کے ساتھ دورِ حاضر کے تمام فتنوں کا بڑی مہارت کے ساتھ مقابلہ کیا اور اسلامی نظامِ زندگی کی برتری اور فوقیت کو اچھی طرح سے ثابت کر دیا ہے۔ مزید برآں انھوں نے اسلامی نظام کی صرف نظری وضاحت ہی نہیں کی، بلکہ یہ بھی سمجھایا کہ اس نظامِ رحمت کو جدید دور میں کس طرح بالفعل قائم کیا جاسکتا ہے۔

اسلامی ریاست کے عملی نظامِ کار کی وضاحت و تشریح کا کام انھوں نے اعتماد، یقین، مہارت اور بالغ نظری سے انجام دیا۔ انھوں نے عصرِ حاضر کے جملہ تقاضوں کے پیشِ نظر اپنی اجتہادی بصیرت اور خداداد صلاحیتوں سے ایک اسلامی ریاست کا مکمل نقشہ پوری تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اسلام کے اصولِ حکمرانی، اسلامی ریاست کے قیام کا نقشہ، اس میں اسلامی قوانین کے نفاذ، اسلامی قانون کے ماخذ اور عصرِ حاضر میں اسلامی قوانین کے قابلِ نفاذ ہونے کے امور پر بحث کی اور واضح لائحہ عمل دیا۔ ان امور کی توضیح و تشریح انھوں نے اپنی مختلف تقاریر، مضامین اور کتب میں پورے شرح و بسط کے ساتھ کی۔

اس تحریر میں قانون اور سیاست سے متعلق چند یادداشتیں قلم بند کر رہا ہوں:

○ ڈائرکٹر، ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

○ **اسلامی کلوکیم میں مقالہ:** حکومت پاکستان اور پنجاب یونی ورسٹی لاہور نے مشترکہ طور پر ۶ تا ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۵۷ء تا ۸ جنوری ۱۹۵۸ء الندوہ العالمیہ للاسلامیات منعقد کرایا تھا، جس میں دنیاے اسلام کے نامور مفکرین، ممتاز علما و مشائخ اور اساتذہ کرام کے علاوہ یورپ اور امریکہ سمیت کل ۳۳ ممالک کے بعض ممتاز اسکالروں اور مشہور مستشرقین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ مولانا مودودیؒ کو ۱۶ رکنی انٹرنیشنل کلوکیم کمیٹی کا رکن مقرر کیا گیا تھا۔ اس کمیٹی نے اس کلوکیم کے موضوعات طے کیے، اور اس کی پوری منصوبہ بندی کی تھی۔

میں ان دنوں قصور میں وکالت کرتا تھا۔ اس کلوکیم کے بعض اجلاسوں میں حاضر ہو کر میں نے عالم اسلام کے نامور اسکالروں کے بلند پایہ مقالات سے استفادہ کیا تھا۔

دنیا بھر کے فاضل اسکالروں کی اس مجلسِ مذاکرہ میں مولانا مودودیؒ نے ۳ جنوری ۱۹۵۸ء کو ''اسلام میں قانون سازی کا دائرہ عمل اور اس میں اجتہاد کا مقام'' کے عنوان سے ایک بیش قیمت مقالہ پیش کیا تھا، جو بہت پسند کیا گیا۔ خاص طور پر عرب ممالک سے آئے ہوئے ممتاز علما نے بہت داد دی تھی۔

اجتہاد کی تعریف بیان کرتے ہوئے مولانا مودودیؒ نے فرمایا کہ قانون سازی کا یہ سارا عمل، جو اسلام کے قانونی نظام کو متحرک بناتا اور زمانے کے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ ساتھ اس کو نشوونما دیتا چلا جاتا ہے، اس علمی تحقیق اور عقلی کاوش کا نام اسلامی اصطلاح میں اجتہاد ہے۔ بعض لوگ غلطی سے اجتہاد کو بالکل آزادانہ استعمالِ رائے کے معنوں میں لے لیتے ہیں۔ لیکن کوئی ایسا شخص جو اسلامی قانون کی نوعیت سے واقف ہو، اس غلط فہمی میں نہیں پڑ سکتا کہ اس طرح کے ایک قانونی نظام میں کسی آزادانہ اجتہاد کی بھی کوئی گنجایش ہو سکتی ہے۔ یہاں تو اصل قانون قرآن و سنت ہے۔ جو قانون سازی انسان کر سکتے ہیں، وہ لازماً یا تو اس اصل قانون سے ماخوذ ہونی چاہیے یا پھر ان حدود کے اندر ہونی چاہیے جن میں وہ استعمال رائے کی آزادی دیتا ہے۔ اس سے بے نیاز ہو کر جو اجتہاد کیا جائے، وہ نہ اسلامی اجتہاد ہے اور نہ اسلام کے قانونی نظام میں اس کے لیے کوئی جگہ ہے۔

اس کے بعد مولانا مودودیؒ نے اجتہاد کے لیے ضروری اوصاف بیان کیے جن کے مطابق مجتہد میں: ● شریعت کے برحق ہونے کا یقین، اس کے اتباع کا مخلصانہ ارادہ ● عربی زبان و ادب سے اچھی واقفیت ● قرآن و سنت کا گہرا علم ● پچھلے ادوار کے مجتہدین امت کے کام سے واقفیت ● عملی زندگی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے حالات و مسائل سے واقفیت ● اسلامی معیار اخلاق کے لحاظ سے عمدہ سیرت و کردار ہونا چاہیے۔

مولانا مودودیؒ نے اجتہاد کا صحیح طریقہ بھی تفصیل سے بیان کیا اور آخر میں یہ بتایا کہ اجتہاد کو قانون کا مرتبہ کیسے حاصل ہوسکتا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے یہ چار صورتیں بیان کیں: ● یہ کہ تمام امت کے اہل علم کا اس پر اجماع ہو۔ ● یہ کہ کسی شخص یا گروہ کے اجتہاد کو قبول عام حاصل ہو جائے۔ ● یہ کہ کسی اجتہاد کو کوئی مسلم حکومت اپنا قانون قرار دے لے۔ ● چوتھی یہ کہ ریاست میں ایک ادارہ دستوری حیثیت سے قانون سازی کا مجاز ہو اور وہ اجتہاد سے کوئی قانون بنا دے۔

○ **یونی ورسٹی لا کالج میں خطاب:** میں ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۷ء تک پنجاب یونی ورسٹی لا کالج کا طالب علم رہا۔ اس دوران میں لا کالج اسٹوڈنٹس یونین کے انتخاب میں اسلامی جمعیت طلبہ کے مسعود ملک یونین کے صدر اور امین ملک جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے تھے۔ یونین نے لا کالج میں خطاب کے لیے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کو مدعو کرنے کا فیصلہ کیا۔ طلبہ کا جو وفد مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا ان میں، میں بھی شامل تھا۔ ہم نے مولانا سے خطاب کی درخواست کی تو مولانا نے شفقت سے دعوت قبول کر لی، اور فرمایا: ''آپ کس موضوع پر میری تقریر کرانا چاہتے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا: ''لا کالج کے طلبہ دو نکات پر آپ سے رہنمائی کے طالب ہیں۔ ایک تو آپ اسلامی قانون کے ماخذ بیان کریں، جن میں سنت کے ماخذِ قانون ہونے کی کھل کر وضاحت کی جائے۔ کیونکہ فتنہ انکارِ سنت نے سنت کی حجیت کے بارے میں بعض ذہنوں میں شکوک پیدا کر دیے ہیں۔ دوسرے یہ، سوال بعض طلبہ کے ذہن میں موجود ہے کہ کیا جدید دور میں اسلامی قوانین قابل نفاذ ہیں اور پاکستان میں کیوں اسلامی قوانین نافذ ہونے چاہییں۔ اس سوال کی وضاحت بھی مطلوب ہے۔ آپ اس سوال کا جواب دے کر طلبہ کو مطمئن فرمائیں''۔

مولانا مودودیؒ نے اسٹوڈنٹس یونین لا کالج کی تقریب میں اپنے پون گھنٹے کے خطاب کو ان دو امور کی اچھی طرح وضاحت تک مرکوز رکھا۔ اور فرمایا: ''اسلامی قانون کا سب سے پہلا اور اہم ماخذ قرآن مجید ہے، جو انھی الفاظ میں محفوظ ہے، جن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ وہ آسمانی ہدایات اور الٰہی تعلیمات کا جدید ترین مجموعہ (latest edition) ہے۔ مسلمان کے لیے اصل سند اور حجت قرآن پاک ہے''۔

© rasailojaraid.com